



سوال

(15) جہنم کے قول پر عمل کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبادات یا معاملات میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف میں صحابہؓ کے یا مجتہدین کے قول پر عمل کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟

المستفتی میر پاجھامیاں بن ابراہیم ساکن و انمباڑی

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ ہے کہ مخالفت رسول اللہ ﷺ کی ہر طرح ناجائز ہے اور گنہگار ہوگا، جیسا کہ قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ لہذا کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ (ترجمہ) البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بچ رسول خدا کے پیروی و ہمہی فلا وربک لایؤمنون حتی یتحکموا فیما شجر ینہم الخ (ترجمہ) پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاویں گے یہاں تک کہ بنا نہیں تجھ کو بچ اس چیز کے کہ پڑے جھگڑا درمیان ان کے۔

(سید محمد نذیر حسین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساز آبا و خدایا دل ویرانے را

یادہ مہربتان بچ مسلمانے ر

مخفی نہ رہے کہ حقیقت تقلید کی علمائے حنفیہ متاخرین کے نزدیک عبارت اس سے ہے کہ کلام کسی غیر معصوم کالیپنے اوپر بلا دلیل شرعی کے لازم کر لینا اور اس کو مستحکم پکڑنا، حالانکہ یہ طریق مذموم تشریح جدید مخالفت حکم خدا تعالیٰ ہے۔ اس لیے کہ بندگان خدا نامور و مجبور ہیں اوپر التزام احکام و کلام خدا و رسول کے ہیں، نہ غیر کے چنانچہ سورہ یوسف وغیرہ میں خدا فرماتا ہے۔ ان الحکم الا للہ (حکم صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے) اسی التزام کلام غیر پر اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو الزام دیا اور رد کیا، چنانچہ سورہ توبہ میں فرماتا ہے اتحدوا [1] اجبارہم علماء الیہود و رہبانہم عباد النصارى ارباب من دون اللہ۔ کذا فی التفسیر البجالیین والتفسیر البیضاوی والتفسیر الکبیر وغیرہ پس عباد اللہ پر اطاعت خدا و رسول کی واجب ہے نہ غیر

کی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ سورہ محمد میں فرماتا ہے۔ اطيعوا [2] اللہ واطيعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم اور سورہ نسا میں فرماتا ہے۔ اطيعوا [3] اللہ واطيعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئی فردوه الی اللہ والرسول ان کنتم تو منون باللہ والیوم الاخر الآیہ اور بغور ملاحظہ کرو کہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی تحت اسی آیت مذکورہ کے تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ اطاعت [4] امام مشروط و مقتداست بہاں چیرہا کہ معصیت انہا از شرع معلوم نہ باشد و الا اطاعت فرض نما ماند و رجوع با حکام و فرآن و اوامر و نواہی بے غیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باید نمود۔

اور اسی طرح تفسیر عزیزی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ 410 میں مولانا علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں :

آیت ”بلکہ ہم نے اسی طریقہ پر اپنے باپ دادا کو پایا“ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس آیت میں دو طرح سے تقلید کا ابطال ہے، پہلا یہ کہ مقلد سے بچھنا چاہیے کہ جس کی تو تقلید کرتا ہے وہ محقق ہے یا نہیں؟ اگر محقق نہیں ہے، تو اس کی تقلید کیوں کرتا ہے؟ اور اگر اس کو محقق سمجھتا ہے تو کس طرح سمجھتا ہے کیا کسی کے بتانے سے یا از خود، اگر کسی کے بتانے سے اس کو محقق سمجھتا ہے تو پھر یہی سوال اس کے متعلق ہوگا اور اس طرح دو لازم آنے گا اور اگر تو اپنی عقل سے سمجھتا ہے کہ وہ محقق ہے تو اس عقل کو تو معرفت حق میں کیوں خرچ نہیں کرتا اور کیوں اپنے لئے تقلید کی عار گوارا کرتا ہے۔

دوسرا اس طریق سے کہ جس کی تو تقلید کرتا ہے اس نے بھی یہ مسئلہ کسی دلیل سے حاصل کیا ہے یا کسی کی تقلید سے، تو اگر وہ بھی کسی کی تقلید کرتا ہے تو اور وہ برابر ہوں گے، اس کے لیے وجہ ترجیح کیا ہے کہ تو اس کی تقلید کرے اور اگر اس نے اس کو دلیل سے معلوم کیا ہے تو اس کی تقلید تو یہ ہے کہ تو بھی اس کو دلیل سے معلوم کرے ورنہ تو اس کا مقلد نہیں ہوگا، بلکہ مخالفت ہوگا اور اگر تو بھی دلیل سے معلوم کرے گا تو تقلید ضائع ہو جائے گی۔

تمام ہوئی عبارت تفسیر عزیزی، اور اسی طرح امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں، تم بھی تفسیر عزیزی اور تفسیر کبیر کو پیشتم خود دیکھنا کہ تم کو یقین ہو جائے۔ شنیہ کے بودماند دیدہ

تم لوگ ادنیٰ دنیا کے مقدمہ کے لیے تولد نہ پہنچتے ہو اور مقدمہ دین متعین سے سراسر غافل نہاد ہو۔ غم دین نور کہ غم، غم دین است

اور مضمون اس آیت کریمہ ماذا جہتم المرسلین سے تم سے قیامت میں پرسش ہوگی، الحمد للہ کہ درین ولایت تین ترجمہ کا قرآن شریف چھپ گیا اور قیمت اس کی تین روپے یا چار روپے ہے اور خداوند کریم سورہ قمر میں فرماتا ہے ولقد مرنا القرآن للذکر فقل من ذکر الآیہ (ترجمہ) اردو میں ہے اس کے معنی سے واقف ہو جاؤ اور ہم ایسے مقلد مثل شتر بے مہار کے نہیں ہیں کہ ہر کسی کی بات بلا دلیل مان لیں ہم تو رعیت اور محکوم خدا و رسول کے ہیں، چنانچہ سورہ حشر میں فرماتا ہے۔ وما [5] اتکم الرسول فخذوه وما نہکم عنہ فانتهوا۔

خیالات نادان علمت نشین

بہم برکنہ عاقبت کفر و دین

علامہ محب اللہ بہاری اپنی کتاب اصول مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں۔ لا [6] واجب الا ما اوجبه اللہ تعالیٰ لہ ولم یوجب علی احد ان یتذہب بحدیب من الائمۃ فہذا بہ تشریح شرع جدید انتہی مافی مسلم الثبوت وشرح لمولانا بحر العلوم اللکھنوی۔ اور امام ابوحنیفہ مجتہد مطلق بلا ریب ہیں، لیکن یہ بھی ان کے ساتھ دامن گیر ہے کہ المجتہد یصیب و ینخطی اسی بنا پر مصر موزوں ہے۔

مستاع نیک ہر دوکان کہ باشد

اور جس قیاس کا مقیاس علیہ امر واقع ہے وہ قیاس صحیح اور قابل عمل ہے اور جس کا مقیاس علیہ صحیح اور امر واقع نہیں ہے وہ حجت اور قابل عمل نہیں، یہ چند سطریں بطور نمونہ مشنتے از خروارے پیش نظر مولوی اصیر الحق صاحب نشوونما ہوں گی۔



اندکے باتو بختتم و بدل ترسیدم
کہ دل آرزوہ شوی ورنہ سخن بسیاراست

زیادہ سلام خیر الختام (سید محمد نذیر حسین)

- [1] انہوں نے اپنے علماء اور پیروں کو خدا کے سوا اپنا رب بنا لیا۔
- [2] اللہ و رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔
- [3] اللہ و رسول اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ و رسول سے کرالو، اگر تم اللہ و قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔
- [4] امام کی اطاعت ان چیزوں کے ساتھ مشروط ہے جن میں گناہ کا علم نہ ہو، ورنہ اطاعت فرض نہیں رہے گی اور قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرنا فرض ہو جائے گا۔
- [5] جو تم کو رسول دے اسے لے لو، اور جس سے منع کرے باز آ جاؤ۔
- [6] واجب صرف وہی ہے، جسے اللہ نے اپنے بندوں پر واجب کیا ہے اور اللہ نے کسی آدمی پر یہ واجب نہیں کیا کہ کسی خاص آدمی کا مذہب اختیار کرے اور اس کو خود واجب کر لینا، اس کی ایک خود ساختہ شریعت ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد 01